بمنظوری عالیجناب نواب مدار المہام بہادر سرکار عالی

[illegible]

دکن لا رپورٹ

[illegible]

جلد (۳۸)

بابتہ ۱۳۵۷ ف

حصہ پنجم

نظائر ممالک غیر

باہتمام

ونایک راؤ (ودیا النکار) ال۔ال۔بی (لندن) بار ایٹ لا

مطبوعہ دکن لا رپورٹ مشین پریس جامباغ حیدرآباد دکن

دکن لارپورٹ

فہرست سالانہ حصہ نظائر ممالک غیر بلحاظ حروف تہجی جلد سی و ہشتم بابتہ سال سنہ ۱۳۵۷ف

فہرست سالانہ حصۂ نظارۂ ممالک غیر جلد سی و ہشتم ۳۸ بابتہ سال سنہ ۱۳۲۵ ف

ختم شد

دکن لاء رپورٹ

جلد سی و ہشتم ۳۸ بابتہ سال ۱۳۵۷ف

حصہ نظائر ممالک غیر

پریوی کونسل

باجلاس آنریبل لارڈ رائٹ و آنریبل لارڈ سالیمنڈس و آنریبل لارڈ تھواٹ و آنریبل سرجان بومنٹ ارکان

نمبر مقدمہ ۲۷ بابتہ ۱۹۳۶ء منفصلہ ۱۵ ڈسمبر ۱۹۳۶ء بر ناراضی تجویز ہائیکورٹ مدراس مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۲ء

مندرجہ آل انڈیا رپورٹر بابتہ ۱۹۳۷ء پریوی کونسل صفحہ ۶۷

پولوکوری کوٹیا وغیرہ مرافعان بنام **سرکار عظمت مدار** مرافعہ علیہ

دفعہ (۲۴) قانون شہادت۔ قانون کی خلاف ورزی اور بے ضابطگی میں فرق۔ دفعہ (۱۶۲) ضابطہ فوجداری کے مطابق نقول نہ دیئے جانے کا اثر تفتیشی بیان کے نقول دیئے جانے کا لزوم۔ دفعہ (۵۳۷) ضابطہ فوجداری۔

واقعات۔ اس مقدمہ کے واقعات یہ ہیں کہ ایک گاؤں کی دو پارٹیوں کے افراد میں تصادم واقع ہوگیا اس میں ایک پارٹی کے دو اشخاص فوت ہوگئے۔ دوسری پارٹی کے چند افراد کے مقابلہ میں چالان پیش ہوکر عدالت سشن سے انکے حق میں مختلف سزائیں تجویز ہوئیں۔ لہٰذا اپیل ہائیکورٹ مدراس سے عدالت سشن کا فیصلہ ہی بحال رہا۔ اسکی ناراضی سے پریوی کونسل میں مرافعہ دائر کیا گیا۔ مرافعہ کے اہم عذرات یہ ہیں۔

پولوگوری کرشیا
بنام
سرکار عظمت مدار

(۱) یہ کہ گواہوں کے اُن بیانات کے نقول جوکہ اُنہوں نے دوران تفتیش میں قلمبند کئے تھے ملزمین کو بموجب احکام مندرجہ دفعہ (۱۶۲) ضابطۂ فوجداری بروقت عطا نہیں کئے گئے تاکہ بوقت جرح یا جرح مکرر ان سے مدد حاصل کیجاتی۔ یہ ایک ایسی خلاف ورزی قانون ہے کہ اسکی بنا پر پوری کارروائی کالعدم قرار دیجانی چاہیئے۔

(۲) یہ کہ ملزم نمبر (۳ اور ۶) کے اقبالات کو جو اُنہوں نے بوقت پنچنامہ درج کرائے تھے اور جنکو پولیس کے عہدہ داران قلمبند کئے تھے خلاف قانون طریقہ پر قابل ادخال شہادت قرار دیا گیا ہے۔ اگر انکو شہادت سے خارج کر دیا جائے تو مثل میں کوئی ایسی شہادت باقی نہیں رہتی کہ ملزم کے مقابلہ میں سزا تجویز کیجا سکے۔

ان عذرات کو سمجھنے کے لیے جسقدر واقعات کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے وہ یہ ہیں کہ واقعہ کے نسبت رپورٹ حاصل ہوتے ہی امین صاحب نے موقع پر پہونچکر تفتیش آغاز کر دی تھی۔ ابھی اُنہوں نے چار گواہوں کے بیانات کو اپنی نوٹ بک میں درج کیا تھا کہ سرکل صاحب آ پہنچے اور تفتیش کو اُنہوں اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس کے بعد اُنہوں نے بشمول ان چار گواہوں کے بیانات کے جن کے بیانات امین صاحب نے لئے تھے جملہ گواہوں کے بیانات لیکر کیس ڈائری ترتیب دی۔

جبکہ کمیٹنگ مجسٹریٹ کے اجلاس پر اس مقدمہ کی تحقیقات ہو رہی تھی اسوقت منجانب ملزمین تحت دفعہ ۱۶۲ ضابطۂ فوجداری درخواست پیش کیگئی کہ اُنہیں گواہوں کے اُن بیانات کے نقول عطا فرمائے جائیں جنکو امین صاحب اور سرکل صاحب نے علحدہ علحدہ طور پر قلمبند فرمایا ہے۔ اس پر پولیس نے صرف اُن بیانات کے نقول دیئے جن کو سرکل صاحب نے قلمبند فرمایا تھا جب یہ مقدمہ عدالت سشن میں پیش ہوا تو وکیل ملزم نے عدالت کی اس جانب توجہ مبذول کرائی کہ انہیں ابھی تک اُن بیانات کے نقول نہیں دیئے گئے ہیں جنکو امین صاحب نے قلمبند فرمایا تھا۔ اسپر وکیل سرکار نے جواب دیا کہ امین صاحب نے اُن بیانات سے ہٹکر اور کوئی بیانات قلمبند نہیں فرمائے جنکو کہ سرکل صاحب نے قلمبند کیا ہے اور جنکے نقول دیئے جا چکے ہیں۔ اتفاق سے مقدمہ کے چوتھے دن جبکہ امین صاحب پر جرح ہو رہی تھی اُنہوں نے اپنے ذہن کو تازہ کرنے کی غرض سے اپنی نوٹ بک نکالی تو اُس میں یہ بھی پایا گیا کہ بخلاف اُس جواب کے جوکہ پیروکار سرکار نے پہلے دن دیا تھا اُس نوٹ بک میں (۵) گواہوں کے بیانات تحریر تھے۔ وکیل ملزم نے پھر استدعا کی کہ انکے نقول بھی دیئے جائیں۔ چنانچہ نقول دیئے گئے۔ نقول کے دیکھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گواہوں کے اُن بیانات میں جوکہ عدالت میں قلمبند کئے گئے ہیں اور اُن بیانات میں جنکو کہ امین صاحب نے اپنی نوٹ بک میں تحریر فرمایا ہے کسی قدر اختلافات ضرور ہیں لیکن یہ اختلافات ایسے نہیں ہیں جو موثر مقدمہ ہوں۔

پوڈکوری گوتیا بنام سرکار عظمت مدار

اس میں شک نہیں کہ تحت دفعہ (۱۶۲) ضابطہ فوجداری ملزم کا یہ حق کہ وہ اُن بیانات کے نقول حاصل کرسکتا ہے جنکو دوران میں عہدہ داران پولیس نے قلمبند کیا ہے بہت ہی اہم اور قیمتی حق ہے۔ گواہوں کے عدالتی بیان و تفتیشی بیان میں ایک خفیف سا اختلاف بھی ممکن ہے کہ جرح کے لئے ایک اہم امر ہو جائے۔ خاصکر جب گواہان جھوٹے ہوں تو انکو پوری طرح مجروح کردینے کا باعث ہو جائے۔ اس میں بھی شک نہیں کہ اگر ان بیانات کے نقول دینے سے قطعاً انکار کردیا گیا ہوتا یا کسی اور وجہ سے ملزم کو نقول دستیاب نہ ہوسکے تو صرف اسوجہ سے کہ نقول ملزم کو نہیں دیئے گئے ملزم کے مفید قیاس قائم کیا جائے گا اور جملہ کارروائی کو کالعدم قرار دیا جائے گا۔ لیکن جہاں کسی نوبت کارروائی مابعد پر ملزم کو نقول دیئے گئے ہوں تو پھر صرف اس نقص کی بناء پر کہ بروقت نقول نہیں دیئے گئے تھے جملہ کارروائی کو کالعدم قرار نہیں دیا جاسکتا جیسا کہ مقدمہ زیر بحث میں ہوا ہے۔ یہاں ملزم کو اس امر کا موقع حاصل تھا کہ وہ دونوں بیانات میں جہاں اختلاف واقع ہوا ہے اُس کو عدالت کے سامنے لے آتے۔ عدالت اس پر معقول غور کرتی۔ بغور و خوض کے بعد گواہان کو جھوٹا قرار دیتی یا دوسری مناسب کارروائی کرتی جس کو حالات کے تحت لازمی قرار دیا جاتا۔ ایسا نہیں کیا گیا۔ نہ تو عدالت سیشن میں نہ عدالت اپیل میں ان اختلافات پر کسی قسم کا زور دیا گیا نہ ہی پریوی کونسل میں اس پر زور دیا جاسکتا ہے۔ ایسی صورت میں پریوی کونسل کی رائے یہ ہے کہ مقدمہ کے خاص حالات کے تحت خاصکر جبکہ گواہان کے اُن بیانات کے نقول جنکو سرکل انسپکٹر نے قلمبند کیا تھا ملزمین کو بروقت دیئے جاچکے تھے تو ایسی صورت میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ امین عدالت کے قلمبند کردہ بیانات کے نقول بروقت نہ دیئے جانے کی وجہ ملزمین کے حق میں ایسی شدید ناانصافی عمل میں آئی ہے کہ جملہ کارروائی کالعدم قرار دیجائے۔

اس مادہ میں وکیل ملزم کی دوسری بحث یہ ہے کہ نقول کا بروقت نہ دیا جانا ایک ایسا خلاف قانون عمل (ILLEGALITY) ہے کہ محض اس کی بناء پر فیصلہ تحت منسوخ کردیا جانا چاہئے۔ اسکے دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ ایسے عمل کی وجہ کوئی شدید ناانصافی ہوئی ہے یا نہیں۔ اس کے خلاف وکیل سرکار کی بحث یہ ہے کہ نقول کا بروقت پیش نہ کیا جانا محض ایک ضابطہ کی غلطی (IRRAGULARITY) ہے جو تحت دفعہ (۵۳۷) ضابطہ فوجداری اگر عدالت کو یہ معلوم ہو کہ اسکی وجہ انصاف میں کوئی خلل واقع نہیں ہوا ہے تو اسکی اصلاح کیجاسکتی ہے۔

پریوی کونسل نے وکیل سرکار کی اس بحث سے اتفاق فرماتے ہوئے تجویز کی کہ اگر کسی مقدمہ میں ضابطہ کی کوئی پرواہ نہ کیگئی ہو اور تحقیقات اس طریقہ پر کیگئی ہو جو کہ اُس طریقے سے بالکل علحدہ ہے جس کا کہ ضابطہ میں ذکر ہے

دوکوری کوٹیا بنام سرکار دولت مدار

تو ایسی صورت میں اس خلاف ضابطہ عمل کی اصلاح کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور کل کارروائی کالعدم قرار دیجانی چاہیئے۔ مگر جہاں عام طور پر اہم امور میں تو کوئی خلاف ضابطگی نہ ہوئی ہو اور ایک آدھ امر میں کوئی غلطی ہوگئی ہو تو بحت دفعہ (۵۳۷) ضابطہ فوجداری اُس کی اصلاح کیجا سکتی ہے۔ عام طور پر بہت سے مقدمات میں (ILLEGALITY) یعنی قانون کی خلاف ورزی اور (IRRAGULARITY) یعنی بے ضابطگی میں صرف (DEGREE) یعنی درجہ کا فرق ہوتا ہے اور اس کا تصفیہ ہر مقدمہ کے حالات کے تحت کیا جانا چاہیئے۔ مقدمہ ہذا میں جیسا کہ اوپر بتایا جاچکا ہے کوئی عقدیدنا انصافی نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے جملہ کارروائی اس بناء پر کالعدم قرار نہیں دیجا سکتی کہ بیانات کے نقول بر وقت نہیں دیئے گئے۔

ملزمین کی جانب سے ایک اور بحث یہ کیجاتی ہے کہ چند ملزمین کے اقبالات جو کہ پنچنامہ برآمدگی اسلحہ جہلک میں درج کئے گئے ہیں خلاف قانون طریقہ پر قابل ادخال شہادت قرار دیئے گئے ہیں۔ اس کیلئے دفعہ (۲۷) قانون شہادت کو دیکھنا ہوگا۔ اس دفعہ سے پہلے دو دفعات میں بتایا گیا ہے کہ کوئی اقبال جو پولیس کے روبرو کیا گیا ہو یا اُس وقت کیا گیا ہو جبکہ ملزم پولیس کی حراست میں ہو قابل ادخال شہادت نہیں ہوتا بجز اس کے کہ یہ اقبال کسی مجسٹریٹ نے قلمبند کیا ہو۔ اس کے بعد دفعہ (۲۷) آتی ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ نشاندہی مال کے دوران میں اگر ملزم نے کسی قدر واقعات کا اظہار کیا ہو تو ملزم کا یہ بیان صرف اُسی قدر جسقدر کہ مال کی برآمدگی سے متعلق ہے قابل ادخال شہادت ہوگا۔ گو وہ بیان اقبال کی حدتک ہی کیوں نہ پہونچتا ہو۔ ظاہر ہے کہ دفعہ (۲۷) سابقہ دفعات (۲۵ و ۲۶) کی ایک طور سے استثناء ہے لیکن اس استثناء کی ایسی توضیح نہ ہونی چاہیے جس سے سابقہ دفعات بیکار ہوجائیں۔ سابقہ دونوں دفعات کے مدون کئے جانے کی غرض و غایت یہی معلوم ہوتی ہے کہ وہ اقبالات جو پولیس کے دباؤ سے حاصل کئے گئے ہوں اُنکو قابل ادخال شہادت نہ قرار دیا جائے لیکن اگر کسی مال کی برآمدگی کے سلسلہ میں ملزم کا بیان اور طور پر ناقابل ادخال شہادت ہو قابل ادخال شہادت ہوجائے تو دفعات (۲۵ و ۲۶) قانون شہادت کا مطلب بالکل فوت ہوجائے گا۔

مقدمہ زیر بحث میں برآمدگی اسلحہ کے پنچنامہ میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ "میں اور دیگر ملزمین بروز واقعہ ایک تالاب کے کنارہ چھپے بیٹھے تھے۔ ہم سب نے مقتولین چیالشویا اور سبیا کو اس قدر زد و کوب کیا کہ وہ فوت ہوگئے اُنکی پارٹی کے دیگر اشخاص بھاگ گئے بسمی وناڑتی رامیا جو کہ ہماری پارٹی کا ایک شخص [illegible] کے ہاتھ میں ایک برچھا تھا۔ اُس نے وہ برچھا مجھے دیدیا۔ میں نے اُس کو دنیکٹ نرسو کی گھانس کی کنجی میں چھپا کر رکھا ہے برآمد

پرائیوی کونسل
بنام
سرکار عظمیٰ

کرادیتا ہوں تو سوال یہ ہے کہ اس پنچنامہ میں تحریر شدہ ملزمین کے بیان کا کس قدر حصہ قابل ادخال شہادت ہے اور کس قدر ناقابل ادخال شہادت ہے۔ وکیل سرکار کی بحث یہ ہے کہ دفعہ کے الفاظ "اظہار واقعہ" سے مراد برآمد شدہ مال کی ہے اور اس لئے مال کی نسبت ملزم نے جس قدر واقعات بیان کئے ہیں وہ سب کے سب واقعہ متعلقہ قرار دیے جائیں گے۔ یعنی ملزم کا وہ جملہ بیان کہ وہ مال ملزم کے قبضہ میں کس طور سے آیا ملزم نے اُس کا کس طور پر استعمال کیا اور اب وہ مال کہاں ہے وغیرہ۔ پورا بیان قابل ادخال شہادت قرار دیا جانا چاہیئے۔

پریوی کونسل کو وکیل سرکار کی اس بحث سے اتفاق نہیں رہا۔ اُنہوں قرار دیا کہ دفعہ (۲۷) قانون شہادت کی ایسی توضیح نہ ہونی چاہیئے جس کی وجہ سابقہ دفعات (۲۵ و ۲۶) قانون شہادت کی غرض و غایت فوت ہو جائے دفعہ (۲۷) قانون شہادت کے الفاظ "واقعہ کا اظہار ہو" کے معنی مال برآمد کیا گیا ہو کے نہیں بلکہ صرف اس قدر کہ وہ مال کہاں سے برآمد کیا گیا اگر اور طور پر اُس مال کا الزام منسوبہ کے ساتھ کوئی تعلق ثابت ہو جائے تو ملزم کا یہ علم کہ وہ مال کس جگہ پر ہے ایک اہم واقعہ متعلقہ ہو جاتا ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ ملزم کا وہ حصۂ بیان جس میں ملزم نے اُن امور کا اظہار کیا ہے کہ وہ مال کہاں سے لایا گیا کس نے اسے دیا اس کا کس طور پر استعمال کیا گیا وغیرہ قابل ادخال شہادت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ صرف اس قدر حصۂ بیان قابل ادخال شہادت ہوگا جس سے اُس جگہ کو ظاہر کیا گیا ہے جہاں وہ مال بوقت برآمدگی موجود تھا۔

پریوی کونسل نے قرار دیا کہ ناقابل ادخال شہادت کو جزو مثل تصور کر کے ہائیکورٹ مدراس نے جو فیصلہ فرمایا ہے وہ قابل منسوخی ہے منسوخ کیا جائے اور مقدمہ کو ہائیکورٹ مدراس میں واپس کیا جائے تاکہ عدالت اقبال ملزم کو مثل سے خارج کر کے اس امر پر غور کر سکے کہ آیا باقی ماندہ شہادت ملزم کے حق میں سزا تجویز کرنے کے لئے کافی ہے یا نہیں۔

تجویز ہوئی کہ (۱) تحت دفعہ (۱۶۲) ضابطۂ فوجداری ملزم کا یہ حق کہ وہ اُن بیانات کے نقول حاصل کر سکتا ہے جن کو دوران تفتیش میں عہدہ داران پولیس نے قلمبند کیا ہو بہت ہی اہم و قیمتی ہے۔ اگر کبھی ان بیانات کے نقول دینے سے قطعاً انکار کر دیا گیا ہو یا کسی اور وجہ سے ملزم کو نقول دستیاب نہ ہو سکیں تو صرف اس وجہ سے کہ ملزم کو نقول نہیں دیئے گئے ملزم کے مفید قیاس قائم کیا جا کر مسلہ کارروائی کالعدم

قرار دی جائے گی لیکن اگر کسی نوبت مابعد پر ملزم کو یہ نقول دیدئے گئے ہوں تو پھر صرف اس بنا پر کہ بروقت نقول نہیں دئے گئے تھے جملہ کارروائی کالعدم قرار نہیں دیجا سکتی بشرطیکہ عدالت یہ محسوس کرے کہ ملزم کے حق میں کوئی شدید ناانصافی عمل میں نہیں آئی ہے۔ اری کو گیا بنام از عظمت یدر

(۲) اگر کسی مقدمہ کی تحقیقات میں ضابطہ کی کوئی پرواہ نہ کی گئی ہو اور تحقیقات اس قسم سے کی گئی ہو جو کہ ضابطہ سے بالکل مختلف ہے تو ایسی صورت میں اس خلاف ضابطہ عمل کے تحت دفعہ (۵۳۷) ضابطہ فوجداری اصلاح کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور کل کارروائی کالعدم ہونی چاہئے۔ مگر جہاں عام طور پر اہم امور میں تو کوئی خلاف ضابطگی نہ ہوئی ہو اور ایک آدھ امر میں کوئی غلطی ہو گئی ہو تو دفعہ مذکورۂ بالا کے تحت اُس کی اصلاح کر لی جا سکتی ہے۔

(۳) عام طور پر بہت سے مقدمات میں قانون کی خلاف ورزی اور بے ضابطگی میں صرف درجہ کا فرق رہتا ہے اور اس کا تصفیہ ہر مقدمہ کے حالات کے لحاظ سے کیا جانا چاہئے۔

(۴) دفعہ (۲۷) قانون شہادت کی ایسی تعبیر نہ کرائی جانی چاہئے جس سے کہ بابتہ دفعات (۲۵ و ۲۶) کی غرض وغایت فوت ہو جائے۔ دفعہ (۲۷) قانون شہادت کے الفاظ "واقعہ کا اظہار ہو" سے مراد مال برآمد کیا گیا ہو کہ نہیں بلکہ صرف اس قدر ہے کہ وہ مال کہاں سے برآمد کیا گیا۔ اگر اور طور پر اُس مال کا الزام منسوبہ سے تعلق ثابت ہو جائے تو ملزم کا یہ علم کہ وہ مال کس جگہ پر ہے ایک اہم واقعہ متعلق ہو جاتا ہے۔ فقط

---

(۳۸)

جلد سی و ہشتم حصہ نظائر ممالک غیر بابتہ سال ۱۳۵۷ف ختم شد